Tajweed-ul-Qur'an
تجوید القرآن
Mutaqaddimah-B (Level-VI)
متقدمه -ب (الجز-٦)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تجوید القرآن

بروائت حفصؒ

متقدمہ ۔ب (الجز۔٦)

Tajweed-ul-Qur'an

Mutaqaddimah-B (Level-VI)

Riwaet-e-Hafs

پیشکش:

جناب وسیم اختر بلال قاسمی

Prepared & Presented by:

Mr. Waseem Akhtar Bilal Qasmi

متقدمه ب

فن تجوید کی بنیادی اصطلاحات

- ہر اس اختلافی لفظ کی قرائت جو دس اماموں میں سے کسی ایک امام سے منسوب ہو اور جس پر تمام راوی متفق ہوں۔

نوٹ: اگر روایت یا طریق میں خلل ہو گا تو قرائت میں بھی نقص مانا جائے گا۔

روایات

- ہر وہ قرائت جو مستند ائمہ کے ذریعہ کسی بھی راوی، (چودہ راویوں میں سے) منسوب ہو۔

طریق

- ہر وہ روایت جو مستند راویوں سے لی گئی ہو اور منطبق کی گئی ہو۔

نوٹ: جسکے ذریعہ منطبق ہوگیا اسی طریق کا نام ہوگا۔

اوجہ

- ہر وہ قرائت یا روایت یا طریق جسکا اختلاف اختیاری ہو واجبی نہ ہو اسکو 'وجہ' کہا جاتا ہے اور وجہ کی جمع اوجہ ہے۔
- اس میں کسی نقص کا بھی اعتبار نہیں کیا جائے گا۔

قرائت کے اقسام

اس حدیث کی روشنی میں 'انزل القران علی سبعة احرف' امام جزری کے تیس سالہ غور وفکر کا نتیجہ یہ ہے کہ صحابہ کا اختلاف صرف حرفوں کے پڑھنے میں ہے ۔قران کی تفسیر یا احکام یا حلال حرام میں نہیں ہے ۔ جب کہ قرائت کی تطبیق مندرجہ ذیل اصطلاحات میں منحصر ہے۔ اور یہ سب جائز ہیں ۔

۱۔ قرائت صیحہ ۲۔ قرائت شاذہ
۳۔ قرائت ضعیفہ ۴۔ قرائت منکرہ

اوجہ سات (۷) ہیں

- الاول: اختلاف اعراب میں ہو، معنی اور حروف میں نہ ہو۔

جیسے: یحسب س کے زبر یا یحسب س کے زیر کے ساتھ۔

- الثانی: اختلاف صرف معنی میں ہو، حرف میں نہ ہو۔

جیسے: فتلقی آدم من ربہ کلمات، اسکو دوطرح پڑھا جاتا ہے۔

- الثالث: اختلاف حرف میں ہو، معنی کی تبدیلی کے ساتھ مگر صورت کی تبدیلی نہ ہو۔ جیسے: تبلو،تتلو

- الرابع: اختلاف حرف میں ہو، صورت کی تبدیلی کے ساتھ مگر معنی نہ بدلیں۔ جیسے: الصراط، السراط
- الخامس: اختلاف حروف میں بھی اور صورت میں بھی ہو۔

جیسے: یاتل، یتائل

- السادس: اختلاف تقدیم اورتاخیر میں ہو۔

جیسے: فیقتلون ویقتلون

- السابع: اختلاف زیادہ اور نقصان میں ہو۔

جیسے : واوصی، ووصی

یہ تمام قرائتیں پڑھی جا سکتی ہیں جائز ہیں کوئی شاذ ہے کوئی صحیح ہے اور کوئی ضعیف ہے۔

ان تمام قرائتوں کو اجماع کے ذریعہ اختیاری بنایا گیا ہے۔

اجماع

تمام صحابہ کا یا تمام تابعین کا یا تمام علماء کا کسی حدیث یا کسی مسئلہ پر متفق ہوجانا اجماع کہلاتا ہے ۔

جیسے اس حدیث کی روشنی میں، یا ابی ارسل الی ــــ الاخرہ

حدیث کا مفہوم : مجھے پہلے ایک قرائت پر پڑھنے کو کہا گیا مگر اپنی امت کی آسانی کی خاطر رک گیا۔ پھر دوسری قرائت دی گئی ۔ اسکو بھی امت کی آسانی کی خاطر رد کیا۔ اسی طرح سات قرائتیں سامنے آگئیں ۔ ختم شد۔

لہاذا صحابہ کا اجماع سات قرائتوں پر ہوگیا۔ اسکے علاوہ سب باطل ہیں۔

- حروف اصلی کے علاوہ حروف فرعی پر بھی اتفاق ہے۔ مگر حروف فرعیہ فصیحہ پر نہ کہ غیر فصیحہ پر جیساکہ 'ابوک' کے بدلے 'ابوش' یا 'قل' کے بدلے 'گل'۔
- فصیحہ کا مطلب کچھ قبائلی لہجے ہیں جسکے چار لہجوں پر اتفاق ہے۔

۱۔ الف ممالہ

۲۔ ہمزہ مسہلہ

۳۔ یاء مشمہ بالواو 'قیل'

۴۔ ص مشمہ بالزاء 'صراط'

قرائت کی شرطیں

۱۔ رعایہ الوقف والابتدا

۲۔ حسن اداء

۳۔ عدم ترکیب

۴۔ رعایہ ترتیب

ا۔ رعایہ الوقف والابتدا

شیخ ابو الحسن سخاوی اپنی کتاب جمال القراء میں وقف کی

بڑی قسمیں سولہ (١٦) بتائی ہیں

اور چھوٹی قسمیں بیالس (٤٢) بتائی ہیں

الاقسام الکبیرہ للوقف والابتدا (بڑی قسمیں)

۱۔ وقف اختیاری، ۲۔ وقف اختباری، ۳۔ وقف اضطراری، ۴۔ وقف انتظاری، ۵۔ وقف جبرئیل، ۶۔ وقف بالاشمام، ۷۔ وقف بالابدال، ۸۔ وقف بالحذف، ۹۔ وقف بالسکون المحض، ۱۰۔ وقف تعسف، ۱۱۔ وقف تعانق، ۱۲۔ وقف بیان، ۱۳۔ وقف بالروم، ۱۴۔ وقف بالسنہ، ۱۵۔ وقف بالروایہ، اور ۱۶۔ وقف بالطرق۔

اتنی ہی قسمیں ابتدا کی ہیں۔

ممنوعات قرائت

۱۔ تحریف، ۲۔ تحزین، ۳۔ ترعید، ۴۔ ترقیص،

۵۔ تطریب، ۶۔ تمضیغ، ۷۔ تمطیط، ۸۔ تنکیس،

۹۔ تمتمہ، ۱۰۔ تنفیش، ۱۱۔ تطنین، ۱۲۔ تعویق،

۱۳۔ تعنین،

۱۔ تحریف: لفظاً اور معناً دونوں میں ایسی تبدیلی ہو کہ اسکے لئے کوئی قرائت یا روایت یا طریق نہ ہو۔ جیسے: افلا یعقلون سے افل یعقلون یا یوم الدین سے یوم الدن کر دیا جائے۔

۲۔ تحزین: اس انداز سے تلاوت ہو گویا رونا رویا جارہا ہو۔ جیسا کہ ایک حدیث کے مفہوم میں وارد ہے، ”میرے بعد ایک قوم ایسی آئے گی جو قرآن کو رونے اور گانے کے انداز میں پڑھے گی حالانکہ انکے دلوں کے بجائے حلقوں تک ہی قران ہو گا۔“ لیکن آیات کا مفہوم سمجھکر اللہ سے ڈر کر رو پڑے یہ جائز ہے۔

۳۔ ترعید: کپکپاتی آواز سے تلاوت ممنوع ہے ۔ کیونکہ اس سے الفاظ بھی بدل جاتے ہیں اور گانے کا بھی انداز بن جاتا ہے ۔

۴۔ ترقیص: حرفوں کو نچاکر پڑھنا ۔ اسمیں کوئی مروی لہجہ نہیں ہوتا مصنوعی لہجہ ہوتا ہے جو کہ ممنوع ہے ۔

نوٹ: ترقیص میں عام طور پر غنہ یا مد کو بڑھا دیا جاتا ہے، یا گانے کا انداز بنالیا جاتا ہے ۔

۵۔ تطریب: حرفوں کو موسیقی کے سروں پر پڑھا جائے، ایسا کرنا کفر ہے ۔

۶۔ تمضیغ: حرفوں کو چبا چبا کر پڑھنا جسکی وجہ سے کچھ حروف ماکولہ ہو جاتے ہیں۔ جسکی وجہ سے لحن جلی ہو جاتی ہے ۔

۷۔ تمطیط: کسی اعراب پر رک جانا یعنی فتح کسرہ ضمہ ہی پڑھنا ۔

جیسے: مالہ کو مالھو پڑھنا یا نستعین کو پیش کے ساتھ پڑھنا۔

۸۔ تنکیس: (الٹ کر پڑھنا) اسکے دو طریقے ہیں ۔ایک ایک سورت کو الٹا پڑھنا یا بالکل ہی الٹا پڑھنا گویا ایک ایک آیت یا ایک ایک جملہ یا ایک ایک حرف کو الٹا پڑھنا۔ یہ دوسرا طریقہ حرام ہے۔ پہلا طریقہ جائز ہے مگر اختلاف ہے۔ ابن بطال کہتے ہیں کہ نماز میں جائز نہیں اور قاضی عیاض فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے بھی نماز میں پہلے سورہ نساء پھر آل عمران پڑھی ہے ۔اس لئے جائز ہے۔

۹۔ تمتمۃ: 'ت' کو تکرار کے ساتھ پڑھنا۔تتلا کر پڑھنا۔

۱۰۔ **تنفیش**: حرکات کی مکمل ادائیگی نہ ہونا۔ گویا ایک کے بعد دیگر اعراب پڑھنا جیسا کہ تراویح یا شبینہ میں پڑھا جاتا ہے۔

۱۱۔ **تطنین**: گنگنی آواز سے پڑھنا۔ خاصکر اظہار والے الفاظ میں گنگنانا لحن جلی ہو جائے گا۔

۱۲۔ **تعویق**: وقف حسن کی کوئی قسم کرنا مگر ابتدا غلط کرنا۔

جیسے: اھدنا پر وقف اور الصراط المستقیم سے پڑھنا۔

اثرات قرائت

مختلف قرائتوں کے اثرات
(بیان حکم)

ایسی قرائت کی تقدیم تاخیر جسکا مفہوم ایک ہی ہو

جیسے: وله اخ او اخت من ام

یعنی ما ں شریک بھائی یا بہن

قرائت میں ایسی زیادتی یا کمی کہ جس سے مفہوم میں ترجیح کا پہلو سامنے آجائے۔ جیسے: تحریر رقبه یا تحریر رقبه مومنه

یعنی ایک غلام آزاد کرنا۔ یا ایک مومن غلام آزاد کرنا۔ اسکی دونوں قرائتوں میں غلام کی آزادی برقرار ہے۔ مگر دوسری قرائت میں مومن غلام کو ترجیح دی گئی ہے۔ جس سے مفہوم پر کوئی اثر نہیں پڑا۔

شریعت کا حکم

قرائت میں دو اعراب کا ایسا اختلاف جس سے شرعی دو مختلف مسئلوں کی وضاحت ہو رہی ہو مگر مفہوم میں کوئی تغیر نہ ہو۔

جیسے : ارجلکم میں لام پر زبر پڑھنے سے وضوء میں پیر دھونے کی فرضیت ثابت ہوتی ہے ۔ اور لام پر زیر پڑھنے سے پیر پر مسح کی فرضیت ثابت ہوتی ہے ۔

ایسی قرائت جس سے مفہوم کی مزید وضاحت ہو رہی ہو۔

جیسے: سورہ جمعہ میں وارد ہوا ہے کہ، فاسعوا الی ذکر اللہ، اسکے بدلے دوسری قرائت میں ہے کہ، فامضوا الی ذکر اللہ، جسکا مفہوم ہے کہ، اللہ کے ذکر کی پوری تیاری کرو۔ یہ پہلے والے مفہوم کی مزید وضاحت کر رہا ہے جسکا مفہوم ہے کہ، اللہ کے ذکر کیلئے بھاگ دوڑ (کوشش) کرو۔

ایسی قرائت جس سے تفسیری فائدہ ہو۔ گویا ایک قرائت سے دوسری قرائت کی تفسیر ہو رہی ہو اور مطلب روشن ہو رہا ہو۔

جیسے: العھن کے بدلے الصوف کی قرائت ہے ۔ جو بذات خود العھن کی ہی تفسیر ہے ۔

حجۃ حکم

ایسی قرائت جو اھل زیغ کے مقابل دلیل بن رہی ہو۔

جیسے : ملکا (لام پر زیر) پڑھتے ہی آخرت میں رویہ الہی ہوگی اسکی یہ بہت بڑی دلیل بن جاتی ہے ۔

خلاصہ قرائت

خلاصہ قرائت
ممنوعات
اسالیب حسنہ
مراتب
اوجہ
طریق
شاذہ
ارکان
صحیحہ
اقسام
ضعیفہ
روایہ
منکرہ
اثرات
شرائط

امام حفص کا تعارف

- نام: حفص بن سلیمان بن مغیرہ بن ابی داود الاسدی الکوفی۔
- نسب: عاصم کے ربیب یعنی انکی بیوی کے لڑکے تھے۔
- کنیت: ابو عمر۔
- پیدائش: سن نوے ھجری (۹۰ھ)۔
- مقام: حضرت عاصم سے روایت لی اور اسکی تطبیق ہوئی۔ شیخ شاطبی اور ذھبی اور ابو ھشام نے انکا مقام بہت اونچا بتایا ہے۔

امام حفص کا تعارف

- علمی مقام: نحوی، لغوی، عالم، فقیہ، اور مجود۔
- رواۃ: حسین المزوی، عمر بن صباح، فضیل بن یحی الانباری۔
- سند: حضرت عاصم کے واسطہ سے آنحضرت تک جاتی ہے۔
- وفات: ایک سو اسی ھجری (۱۸۰ھ)۔

آخر لفظ پر وقف

'کلا' پر وقف کا خلاصہ

'کلا' قران میں ۳۳ مرتبہ آیا ہے۔ اسکے لئے تین مذھب ہو گئے۔

۱۔ 'کلا' پر بالکل وقف نہ کرنا۔

۲۔ 'کلا' پر وقف کی اجازت۔

۳۔ کچھ جگہ اجازت اور کچھ جگہ اجازت نہیں۔

'کلا' کے پانچ معنی ہیں

۱۔ ڈانٹ ڈپٹ کے معنی یعنی زجر و توبیخ کے معنی۔

۲۔ نفی کے معنی یعنی 'کلا' بمعنی 'لا' یعنی نہیں۔

۳۔'کلا' بمعنی 'نعم' یعنی ہاں۔

۴۔'کلا' بمعنی 'الا' یعنی آگاہ ہو جائو۔ گویا جملہ اسطرح شروع ہوتا ہے۔

۵۔'کلا' بمعنی 'حقا' یعنی واقعی یا یقینا۔

'کلا' پر وقف کی علامت

۱۔ 'کلا' پر اگر 'ج' کی علامت ہے تو وقف کافی ہے۔ کیونکہ یہاں صرف زجر وتوبیخ یا نفی کے معنی ہونگے۔

۲۔ 'کلا' پر اگر 'صلے' کی علامت ہے تو وقف اور عدم وقف کا اختیار ہے ۔کیونکہ یہاں چاروں معنی ہوسکتے ہیں۔

۳۔ 'کلا' پر اگر وقف کی علامت نہ ہو تو وقف نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہاں 'الا' یا 'حقا' کے معنی ہونگے۔

'ذلک' پر وقف کا خلاصہ

عام طور پر 'ذلک' صرف اسم اشارہ ہوتا ہے اور اسپر وقف کی کوئی علامت نہیں ہوتی کیونکہ یہ انتقال موضوع یا قصہ کیلیئے استعمال ہوتا ہے ۔ مگر کبھی کبھی دوسرے معنوں میں بھی آجاتا ہے۔ اس وقت یہ وقف کافی ہوتا ہے ۔ قران میں صرف چار جگہ 'ذلک' پر وقف کافی ہے۔

اس میں 'ذلک' سے لفظاً کوئی تعلق نہیں، بس معناً تعلق ہے ۔ کبھی وقف حسن ہوتا ہے اس وقت 'صلے' کی علامت ہوتی ہے۔ جیساکہ سورہ محمد میں ہے۔ یہاں اگلے جملہ کو ملا بھی سکتے ہیں اور نئے سرے سے آغاز بھی کرسکتے ہیں ۔

'ھذا' پر وقف کا خلاصہ

یہ اسم اشارہ قریب ہے اور 'ذلک' کے برعکس اگر اپنے اصلی معنی میں ہو تو وقف کیا جاسکتا ہے، جیساکہ سورہ یسین میں ہے۔

جب کبھی دوسرے معنی میں ھذا استعمال ہوتا ہے تو وقف حسن مانا جائے گا ۔جیساکہ سورہ ص آیت نمبر ۵۵ اور ۵۷ میں ہے۔

'ھذا' پر وقف کا خلاصہ

اسکی گرامر کے اعتبار سے تین طرح کی ترکیب ہوگی۔

۱۔ مبتدا محذوف کی خبر

۲۔ خبر محذوف کا مبتد ا

۳۔ فعل محذوف کا مفعول بہ

نوٹ: یسین والے وقف میں بھی دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ ھذا مبتدا

۲۔ ھذا صفت

'کذالک' پر وقف کا خلاصہ

'کذالک' پر چار طرح سے وقف ہوسکتا ہے ۔

۱۔ وقف کافی: اگر 'ج' کی علامت ہوتواگلا جملہ مستانفہ ہو۔

۲۔ وقف قبیح: اگر کوئی علامت نہ ہو۔

۳۔ وقف حسن: اگر 'صلے' کی علامت ہو۔ یہاں اگلا جملہ عاطفہ ہوگا۔

۴۔ وقف حسن کی ایک قسم: اگر 'قلے' کی علامت ہو۔ کیونکہ یہاں لفظی اور معنوی تعلق ختم ہوجاتا ہے۔

کورس میں تشریف لانے کا شکریہ

Thanks for attending the course